ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۰) — مطبوعہ یکم اکتوبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ — جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

بلکہ خداوند یسوع مسیح سے ملبس ہو جاؤ اور جسم کی خواہشوں کیلئے تدبیر نہ کرو

(نامہ رومیاں ۔ ۱۳ ۔ ۱۴)

اے ناظرین نور افشاں کیا آپ نے اپنے مسیح خداوند کو اس روشنی میں دیکھا ہے کہ جسمانیت اور بشریت کے گناہوں سے بچنے کے لیے ایک کمال عروج یہی میں ہے کہ آپ خداوند یسوع مسیح سے ملبس ہو جائیں۔ آپ مسیح کو پہن لیں۔ چند روز ہوئے ایک مسیحی مجمع میں ایک واعظ نے چال چلن کی ناپاکی سے بچنے کے لیے کلام الٰہی سے آیت مندرجہ عنوان پیش کی "بلکہ خداوند یسوع مسیح سے ملبس ہو جاؤ اور جسم کی خواہشوں کے لیے تدبیر نہ کرو" یعنی خداوند یسوع مسیح کو پہن لینا تمام ناپاکیوں اور نجاستوں سے بری ہو جانا ہے +

اب اے پیارے ناظرین بلا لحاظ مذہب و ملت خواہ آپ عیسائی ہیں یا مسلمان یا ہندو یا سکھ آپ مجھے صرف ایک سوال کرنے کی اجازت دیجئے۔ کیا سوائے مسیح عیسیٰ کے جیسا اس کو ماننے والوں یا نہ ماننے والوں نے آپ کے پاس پیش کیا ہے کسی ایک ابن آدم کو آپ جانتے ہیں جس کو آپ اپنے اوپر اوڑھ لیں اور جسم کی بشری خواہشوں سے محفوظ ہو جاویں؟ اگر آپ ہندو ہیں تو دیکھیں کہ سری رامچندر کا یا سری کرشن کا یا شو مہاراج کا پہن لینا آپکو بشریت کے گناہوں سے بچاتا ہے؟ اگر آپ سکھ ہیں تو سوچیں کہ بابا نانک کا پہن لینا آپ کو گناہ سے بری کر سکتا ہے؟ اگر آپ مسلمان ہیں تو غور فرماویں کہ حضرت محمد کا ذکر کرنا آپ کو بے عیب بناتا ہے؟ اگر آپ عیسائی ہیں تو کیا آپنے مسیح یسوع خداوند سے اپنے تئیں ملبس کر کے دیکھا ہے؟

پیارے ناظرین تھوڑی دیر تامل فرمائیے اور اس ایک مثال پر جو مقابلہ کے لئے لکھی جاتی ہے غور کیجئے فرض کرو کہ ہم آیت مندرجہ عنوان کو یوں پڑھیں "بلکہ حضرت محمد سے ملبس ہو جاؤ اور جسم کی خواہشوں کے لئے تدبیر نہ کرو"۔ عزیز ناظرین اگر آپ مسلمان ہیں تو برا نہ منائیے یہ قول مجھے کسی تشریح کا محتاج ہے کہ حضرت محمد سے ملبس ہو کر آپ جسمانی خواہشوں کی قید سے بریت حاصل کر لینگے؟ +

میں سمجھتا ہوں نہیں۔ آئیے ہم ایک اور پہلو پر گفتگو کریں۔ فرض کیجئے کہ مصلحت وقت۔ ضرورت قوم۔ حالات ملک کو اخلاق کے معیار ٹھہرا کر آپ کسی طرح سے ثابت بھی کر دیں کہ جو کچھ حضرت محمد نے کیا جسمانی خواہشوں کی تدبیر کے لئے نہیں کیا اور وہ سب کچھ بذات خود برا نہیں ہے بلکہ ان کے پیغمبر آخر الزمان ہونے کی وجہ سے ایک کامل نمونہ ہے۔ تو اس فرض پر آپ حضرت محمد سے ملبس ہو دیں۔ اب بتلائیے کہ اس محمدی لباس میں ہم آپ کو ایک درجن سے زیادہ بیویوں کا خاوند ماسوائے ان چند کنیزوں کے جو آپ اپنے حرم میں ڈال لیویں، دیکھنے کی امید نہ کریں گے۔ قطع نظر اس بات کے کہ آپ اس فعل کو جسمانی خواہشوں کی تدبیر کے لئے کریں۔ یا قوم کے بعض مفسد فرقوں کے اتحاد کی خاطر یا محض اولاد حاصل کرنے کی غرض سے +

اب ہم ایک لحظہ کے لئے اس شخص کی طرف رجوع کریں جسے ہم نے عنوان میں پیش کیا ہے "خداوند یسوع مسیح سے"

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲ ۔ کالم اول +

نورافشاں

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب + پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ
پادری غلام مسیح صاحب + پادری پی سی اوپل صاحب ایڈیٹرز

معجزہ اور معجزہ کے مخالف

ہم اپنے گذشتہ مضمون میں دکھا چکے ہیں کہ انکار معجزہ سے نہ مذہب مذہب اور نہ آدمی آدمی رہتا ہے۔ اس آرٹیکل میں مخالفین معجزہ کے اعتراضات اور اثبات معجزہ میں برہانی جوابات پیش کرنے سے پہلے ہم چند امور معجزہ کی خاصیت اور علت غائی کی نسبت بیان کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہماری دانست میں کسی شے کی خاصیتوں کو رقم کرنا اور اُن اغراض و نتائج کو جو اُس کے وجود سے وابستہ ہیں سلک تحریر میں لانا گویا اُس کا حلیہ بیان کرنا ہے یا یہہ کہ اُس کے خال خط اور نقش و نگر صورت و شکل کی قلم بیان اور رنگہائے الفاظ سے تصویر کھینچنا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ سب بلکہ تمام اعتراض معجزات کی خصوصیات و مقاصد کی لاعلمی سے پیدا ہوئے ہیں۔ سو پہلے ہم کو اِس بات کا علم ہونا چاہئے۔ کہ معجزہ کیا ہے۔ اس کا کام اور انجام کیا ہے۔ اور جب اُن کے مطالب اور خصائص سے واقفیت ہو جائیگی تب نہ صرف عقل اور نقل میں یعنی معجزہ میں اور اور سینکڑوں واقعات میں جو معجزہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر نفس الامر میں معجزہ نہیں تمیز و تفریق ہی کر سکیں گے۔ بلکہ بہت درجہ تک اس کا امکان اور اس کی ضرورت بھی ثابت ہو جائیگی +

ایک عالم متبحر نے معجزہ کی اس طرح تعریف کی ہے۔ معجزات خدائے قادر کی عجیب اور غیر محدود قدرت کے غیر معمولی اظہار ہیں جو احاطہ نیچر میں ایسی صورت سے اثر کرتے جو ہمارے علم اور تجربہ سے باہر ہے۔ اور وہ ہمیشہ کسی اخلاقی یا روحانی غرض کے لئے وقوع میں آتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اسی مطلب کو اسطرح ادا کر سکتے ہیں۔ کہ وہ خدائے خالق کی خالقیت کے فعل یعنی اُس کی فوق العادت قدرت کے کام ہیں جو سلسلۂ فطرت کے بعض حصص میں واقع ہوتے ہیں اور جن کے وسیلہ خدا اپنی قدرت سے جو وقوع معجزہ سے پہلے بھی فطری انتظام میں کام کر رہی تھی۔ اپنی بادشاہت کی ترقی کے لئے ایسی نئی چیزیں پیدا کرتا ہے جنکو فطری قوا اور اسباب معمولی طریقہ پر پیدا نہ کر سکتے۔ مگر جوں ہی یہہ اظہار وجود میں آتے ہیں۔ ووں ہی فطری مشاہدات کے زمرہ میں شامل ہو کر فطرت کا حصہ بنجاتے ہیں۔ وہ کوئی ایسی مداخلت نہیں کرتے جس سے سلسلہ انتظام موجودات کی زنجیر جنبش میں آئے یا اُس کی کوئی کڑی کٹ جائے +

اَب اِس تعریف کو مدنظر رکھکر اُن اسماء پر غور کیجئے جن سے معجزہ کے مختلف پہلو ظاہر ہوتے ہیں۔ کلام اللہ میں معجزہ کو کئی نام دئے گئے ہیں +

(۱) Τερας (ٹیراس) جس کا ترجمہ ہماری بائبل میں اچنبھا کیا گیا ہے۔ اعمال ۲/۲۲ و ۲/۱۹ یعنی وہ جس کو دیکھکر لوگ دنگ اور حیران ہو جاتے ہیں۔ معجزہ کا یہہ نام اُس نتیجہ یا تاثیر سے ماخوذ ہے جو ظہور معجزہ سے دیکھنے والوں پر پیدا ہوئی ہے۔ اب معترض یہہ کہہ سکتا ہے کہ نیچر بھی تو ایک اچنبھا ہے۔ کیا انسان کی پیدایش یا گھاس کا سبز پوشاک پہنے تختۂ زمین پر جلوہ نما ہونا۔ یا ایک دانۂ گندم سے صدہا دانۂ گندم کا پیدا ہو جانا العاذر کے جی اٹھنے یا پانچ عدد روٹیوں سے ہزارہا روٹیاں بنانے سے کچھ کم حیرت افزا اور تعجب خیز واقعات ہیں؟ ان کو کیوں معجزہ نہیں کہتے؟ بیشک ایک وسیع معنی میں یہہ بھی معجزے ہیں اور ہم دکھائیں گے جو ان معجزات کا قائل ہے وہ ان واقعات کا جو چند خصوصیات سے مختص ہو کر معجزہ کہلاتے ہیں انکاری نہیں ہو سکتا۔ اُن میں بہت سی باتیں ایسی پائی جاتی ہیں جو اُن کے اور فطرت کے عجائبات کے مابین حد فاصل کھینچتی ہیں۔ مگر ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اگر معجزہ کی صرف یہی غرض ہو کہ ناظرین دنگ ہوں اور بس۔ تو معجزہ کا اخلاقی مطلب فوت ہو جائیگا یہہ سچ ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ وہ تحیر جو معجزہ کے دیکھنے سے پیدا ہوتا ہے وہ اُس کے صرف ایک پہلو کو ظاہر کرتا ہے اور وہ یہہ کہ انسان کو جو ایسے واقعات کو اپنی طاقت بشری سے بلند و بالا سمجھنے کا خوگر ہے حیرت میں لاکر جگا دے اور اُس کے حواس جسمانی کو بیدار کرے تاکہ وہ اُسی روحانی اپیل کے سننے اور قبول کرنے کو تیار ہو جائے جو قاصد الٰہی پیش کرنے پر ہے۔ پس کرشلب صاحب کا قول صحیح ہے کہ رسول خدا کو یہہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ خدا یا مسیح کے نام سے (اعمال ۳/۶ و ۹/۳۴) الٰہی قدرت کو جو خلقت میں بس رہی ہے کسی عجیب اور عظیم کام کے ذریعہ اور کسی خاص موقعہ پر ظاہر کرے اور یوں مقدس اغراض کی انجام دہی کے لئے عدیم المثل اور غیر معمولی نتائج پیدا کرے۔ مگر۔ جیسا ٹرنچ صاحب فرماتے ہیں۔ یہہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہہ لفظ جس سے دنگ ہونا یا حیرت میں آنا مراد ہے ایک دفعہ بھی اکیلا نہیں آیا بلکہ جہاں کہیں آیا ہے دیمی نے عہد نامہ میں اُس میں لفظ σημεια (سیماٹیا) جس کے معنے نشانیاں یا آیات ہیں اس کے ساتھ ملحق پایا جاتا ہے۔ گویا اس الحاق سے یہہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ معجزہ کی غرض صرف یہی نہیں کہ دیکھنے والوں کو حیرت کا پتلا بنائے۔ بلکہ یہہ کہ اس حیرت کے توسط سے اُنکی سوئی ہوئی قوتوں کو جگا کر خدا کی حضوری اور ہدایت

قدرت کا ایک نشان بنجائے +

(۲) یہی لفظ (σημειον) دکھایا - نشانیاں ہی) اِس لفظ سے جیسا ہم اوپر بیان کرچکے ہیں ظاہر ہوتا ہی کہ معجزات صرف اچنبھے ہی نہیں بلکہ خدا کی حضوری اور اُس کے کاموں کی نشانیاں بھی ہیں - یعنی وہ اُس کے جو اُن سے باہر اور بالا ہی نشانات ہیں - اور یوں معجزہ دکھانے والے کی قدر اور خوبی کو اور اُس علاقہ اور رشتہ کو جو وہ عالم علوی سے رکھتا ہی ظاہر کرتے ہیں - پس وہ نشان ہیں - اور مہریں اُس شخص کی خداداد قدرت پر جو اُن کے وقوع کا باعث اور موجب ہی اور جو اُن کے ظہور کی بنا پر خدا کا قاصد یا پیغامبر ہونے کا دعوی کرتا ہی (دیکھو یوحنا ۱۸/۲ متی ۳۸/۱۲ و ۱/۱۶ ۲ قرنتی ۱۲/۱۲) اِس موقعہ پر بھی ایک حملہ ہوسکتا ہی اور وہ یہہ کہ بہت سی باتیں جو معجزہ نہیں خدا کے بندوں کے حق میں نشان ٹھہریں مثلاً جدعون کی اون - عیلی کے بیٹوں کی موت - گڈریوں کے لئے چرنی - یہہ چیزیں ہر ایک کے لئے اپنے موقعہ پر الہی نشان ٹھہریں - ہم یہہ کہتے ہیں کہ معجزہ کے خاصئیں دو باتیں ہیں جو یاد رکھنے کے لایق ہیں اور جہاں وہ موجود ہیں وہاں معجزہ ہی - (۱) اوّل یہہ کہ اُس کا اظہار فطرت کے معمولی ظہوروں سے فرق رکھتا ہو یعنی اُمیر خلائق ہو - (۲) معجزہ دکھانے والے کے کہنے کے مطابق واقع ہو +

(۳) (δυναμεις) (دونامیس) جس کا ترجمہ بائبل میں معجزہ کیا گیا ہی - لغوی معنے جس کے قدرتیں یا طاقتیں ہیں - یعنی وہ الہی طاقتیں جو اُس کے کاموں سے ظاہر ہوتی ہیں یہہ نام اِس سبب سے ماخوذ ہی جس کا نتیجہ معجزہ ہی - یعنی وہ کام جو خدا کی قدرت کا نتیجہ تھے بسبب اُس قدرت کے عجیب و غریب اظہار کے δυναμεις کہ یعنی قدرتیں ہی کہلانے لگے - یہی وہ قدرت ہی جس سے رسول خدا ملبس ہوتا اور جس سے وہ معجزات اور کرامتیں دکھاتا ہی ٹرنچ صاحب کا نوٹ اِس موقعہ پر بیان کرنے کے لایق معلوم ہوتا ہی - وہ فرماتے ہیں کہ یہہ تینوں لفظ تین مرتبہ اکٹھے استعمال کئے گئے ہیں (اعمال ۲۲/۲ ۲ قرنتی ۱۲/۱۲ ۲ تسلونیقی ۹/۲) مگر مختلف ترتیب ہی - اِس سے ظاہر ہی کہ سب نام ایک ہی فعل کے مختلف خواص اور پہلو ظاہر کرتے ہیں - مثلاً خداوند کا وہ معجزہ لیجئے جس میں ایک مفلوج کے چنگا ہونے کا ذکر ہی - (مرقس ۱۲/۲) - وہ ایک اچنبھا تھا کیونکہ لکھا ہی کہ اُس کو دیکھکر سب لوگ دنگ ہوگئے - نیز وہ (δυναμις) قدرت تھا کیونکہ جوں ہی مسیح نے اُس کو بستر اُٹھاکر چلنے کا حکم کیا وہ فوراً چلنے لگا - نیز وہ دیکھنیوالوں کے لئے ایک اعلیٰ اور بزرگ مطلب کا نشان تھا یعنی وہ یہہ ظاہر کرتا تھا کہ جس شخص نے یہہ معجزہ دکھایا ہی وہ گناہ کی بیماری اور روحانی کمزوری کو بھی دفع کرسکتا ہی +

ڈاکٹر کرسٹلب صاحب نے اِن تینوں موتیوں کو بڑی خوبصورتی سے ایک رشتہ ترتیب و تدریج میں پرویا ہی وہ فرماتے ہیں معجزہ ایک اچنبھا - (θαυμα یا τερας) ہی کیونکہ ابتدا میں حیرت پیدا کرتا اور اُس کے حیرت انگیز اور غیر معمولی ہونے کی یہہ وجہ ہی کہ وہ انسان کے اخلاقی اور روحانی ادراک پر اثر کرے اور اُس کی توجہ کو کھینچے تاکہ وہ اِس عجیب اظہار میں خدا کے ہاتھ کو دیکھے اِس درجہ پر آکر یہہ اچنبھا نشان بن جاتا ہی - اوّل اُن الہی راہوں کا جن میں ہم اِس نشان کی ہدایت کے مطابق چلنا شروع کرتے - دوم اُس کی سچائی اور وفاداری کا - یعنی اِس بات کا عہد ٹھہرتا ہی کہ خدا سچا اور ہمیشہ وفادار ہی - سوم اِس بات کا نشان (یعنی تجلیہ) ہوتا ہی کہ خدا کی بادشاہت انجام کار کمال کو پہنچیگی - اور جب ہم اِس درجہ تک پہنچتے تو ہم کو خدا کی (σημεια) یعنی قدرت فوق العادت کی شناخت حاصل ہوتی اور ہم اُس شخص کے منجانب اللہ ہونے کے قائل ہوجاتے جس کے توسط سے معجزہ یا معجزات وقوع میں آتے ہیں - معجزات میں خدائے قادر اور عادل اور قدوس کی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں - مگر بالتخصیص خدائے رحیم کی رحمت اور فضل اور انسانی نجات کی خوبیاں اُن سے ظاہر ہوتی ہیں +

(۴) ایک اور نام ہی جس سے یوحنا معجزوں کو موسوم کرتا ہی - وہ اُن کو (εργα) (کام) کہتا ہی - (یوحنا ۳۶/۵ و ۲۱/۷ و ۲۵/۱۰) اُسکے نزدیک وہ اظہار جو لوگوں کو اچنبھا سے معلوم ہوتے تھے - ایسے کام تھے جو اُس سے جس میں خدا کی بھرپوری کا سارا کمال مجسم ہو رہا سرزد ہونے چاہئیں تھے - پس یہہ تعجب کی بات نہیں کہ اُس نے ایسے کام کئے بلکہ تعجب تب ہوتا اگر وہ یہہ کام نکرتا - یہہ چاروں باتیں ایسی ہیں جو سچے معجزہ کو مصنوعی معجزات سے علیحدہ کرتی ہیں - (کیا قرآنی معجزہ میں یہہ سب باتیں پائی جاتی ہیں ! - اگر نہیں پائی جاتیں تو وہ معجزہ نہیں) اور نیز اُن مشکلات کو جن کی بنا پر معجزات غیر ممکن سمجھے جاتے ہیں رفع کرتی ہیں کیونکہ اُن پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا کی مرضی اور قوانین میں وجود معجزہ سے کچھ نقص پیدا نہیں ہوتا بلکہ برعکس اِس کے ایسا فائدہ اخلاقی اور روحانی برآمد ہوتا ہے جو بجائے بگاڑنے کے سدھارتا ہی - معجزہ میں ہی قدرت کام کرتی ہی جو نظام فطرت میں کرتی ہی فرق اظہار میں ہی معجزہ اُسی قدرت کو جو اتنک قوانین فطرت کے پردہ میں نہاں تھی (جسکو بار بار دیکھنے کے سبب انسان ایک معمولی بات سمجھنے لگ گیا تھا) ایک عجیب و غریب صورت سے کشف و شہود کی مسند پر بٹھادیتا اور یوں قادر مطلق کے ہاتھ کو روشن کرتا ہی +

مُراسلہ

تب اُنمیں ایسی تکرار ہوئی کہ ایک دوسری سے جُدا ہوگیا

اعمال ۱۵/۳۹

شاید کوئی پوچھے کہ الہامی نوشتوں میں ایسی باتوں کے مذکور سے خدا کی روح نے کیا فائدہ سمجھا جن میں سے ایک کی بابت اعمال ۱۵/۳۹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس اور برناباس میں ایسی تکرار واقع ہوئی کہ ایک دوسرے سے جدائی کا ہونا ضروری ہوا تو پھر اس سے ہم کو کیا غرض اور ہماری تعلیم میں کونسی کمی رہی جاتی تھی جو اس تکرار کے اظہار سے پوری کی گئی ۔

اس کے جواب میں ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر اس تعلیم کو بے رو و رعایت حل کر کے مطلب سمجھ لیں تو قریباً کُل یہ ماجرات خودبخود اپنا مطلب بیان کر کے ظاہر کریں گے کہ سب کچھ جو ان الہامی نوشتوں میں مذکور ہوا ہے ہمارے واسطے فائدہ اور روحانی نعمتوں کا خزانہ ہے ۔

جس طرح اعمال کی کتاب میں پولوس اور برناباس کی حقیقت دکھلائی جاتی ہے ۔ اسی طرح ہر زمانہ اور ہر کلیسیا اور ہر ایک مشن میں اس کی تصویر نظر آتی ہے ۔

صانع مخلوق کے دست قدرت نے ایک ہی عنصر کی تمام صورتیں بنائی ہیں ۔ مگر تو بھی دو صورتیں باہم یکساں نہ ہونگی اور نہ دو مزاج ایک ہی خاصیت کے ۔ خواہ شکل یکساں ہیں مگر طبیعتوں میں فرق ہے ۔

اس آیت کی تفسیر میں جناب پادری مولوی ڈاکٹر عمادالدین صاحب لاہز پولوس اور برناباس کے مزاجوں میں ذیل کا اختلاف بتاتے ہیں ۔ ص ۳۹۲ (ف ۱۷)

برناباس نرم دل تھا اُس نے کمزوروں کی برداشت کی پولوس سخت باپ کی مانند تھا اُس نے سختی سے بچہ کی تنبیہ کی ۔ تاکہ درست کرے ۔ پھر (ف ۱) میں لکھتے ہیں کہ بہتر تھا آپس میں فیصلہ کر کے بغیر اس تکرار کے جُدا ہوتے مگر تکرار کر کے جُدے ہوئے یہہ ضرور دونوں کی کمزوری ہوئی ۔ پس کوئی آدمی آدمیوں پر فخر نہ کرے ۔

پھر پادری صاحب فرماتے ہیں کہ کلیسیا میں دونوں قسم کے بزرگوں کی ضرورت ہے اور کہ سب کچھ محبت کی روح سے کیا جاوے ۔

خود خداوند مسیح نے مناسب جانا کہ بارہ اور ستر کو دو دو کر کے بھیجے مرقس ۶/۷ لوقا ۱۰/۱ اور اس نمونہ پر ہر ایک مشنری کا قاعدہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے اکٹھوں پر دو دو واعظ ہیں کہ وہ دونوں ایک دل ہو کے خدا کے کلام کی بشارت دیں اور یہہ نہایت ہی مشکل ہے کہ اکیلا مبشر بخوبی اس خدمت کو انجام دے سکے ۔

اعمالی انتظام اور آج کل کے انتظام میں ایک بھاری فرق ہے جس کی بابت ہمارے بزرگ مفسر صاحب نے شاید کم خیال کیا ۔ ہمارے ہندوستان میں کلیسیائے مبشر نہیں ہیں بلکہ مشنریوں کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں ۔ کلیسیا کی حکومت مذہبی پانچائتی ہے لیکن مشنری حکومت نوکری پر موقوف ہے جب تک کوئی مسیحی منادی کے کام پر ملازم ہے وہ مشنریوں کا فرمانبردار ہے لیکن اگر مشن کی ملازمت سے دست بردار ہو تو وہ اُن کے حکم کو بھی نہیں مانتا ۔

ہم نہیں کہتے کہ خدانخواستہ کُل واعظ ایسے ہی ہیں نہیں نہیں بہتیرے تنخواہ تو لیتے اور اس سارے فرض کو ادا کرتے جو اُن سے اس ملازمت کے باعث تعلق رکھتا تو بھی بخوشی خاطر وقت اور بے وقت گویا زائد الفرض ادا کرتے ہیں بھی انجیل کی خدمت کرنے کو مستعد پائے جاتے ہیں ۔

متذکرہ صدر پولوس اور برناباس کی کمزوری بعض ایسے منادوں میں جو ایک ہی مقام پر دو ہو کر رہتے ہیں اس زمانہ میں بھی ظاہر ہوتی ہے ۔ مرقس ایک شخص ثالث ہے جس کو ہم پولوس اور برناباس کے درمیان باعث مخاصمت پاتے ہیں ۔ پولوس فرماتا ہے کہ اُس نے مناسب نہ جانا کہ اس شخص کو جو پمفلیہ میں اُن سے جدا ہوا اور اس کام کے لئے اُس کے ساتھ نہ گیا پھر اپنے ہمراہ لیجائے اعمال ۱۵/۳۸ ۔

اسی طرح ممکن ہے کہ آجکل بھی دو دو واعظوں کے درمیان کوئی نہ کوئی سبب بہانے مخاصمت کا ہو اور اسی سبب کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کمزوری میں حق بجانب کس کے ہے اور یہہ بھی نہیں چھپ سکتا کہ سچائی کی پیروی کون کرتا ہے اور ناحق پر کون ہے ۔

اب ہم اُن چند سببوں پر غور کریں گے جو دو واعظوں میں عقلاً تکرار کی بنیاد ہو سکتے ہیں اور اُن مشنری صاحبان کی توجہ کو تفتیش کی طرف پھیرنا چاہتے ہیں جن کے تحت میں اُن کی کارگذاری ہے اور نیز جن کے ہاتھ میں خدا نے اُن کا رزق بند کر رکھا ہے چاہیے کہ سب کچھ محبت کی روح سے ہووے ۔

پہلا سبب ۔ ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ دو آدمی ایک ہی طبیعت اور ایک ہی مزاج کے ملنا قریب قریب مشکل کے ہے ۔ اس لئے اگر ایک مناد یوحنا اصطباغی کی مانند اپنا سر ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے اور الیاس کی مانند اخیاب اور ایزبل کو بھی دھمکانے سے نہیں ڈرتا تو اُس کا ساتھی بزدل ڈرپوک چھپنے والا ہے اس حالت میں عجب نہیں کہ باہمی تکرار کا موجب ہو ۔

دوسرا سبب ۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک مناد کو دل سے شوق ہے کہ انجیل سناوے اور گویا وہ اس

ہیں رات دن محو رہتا ہے مگر دوسرا روزگار کے خوف سے معمولی اوقات میں سر سے بوجھ اتارنے سے زیادہ خدمت نہیں کرنا چاہتا ہے۔ اس میں بھی ممکن ہے کہ تکرار ہو +

تیسرا سبب۔ کبھی یہہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک واعظ صرف مسیح اور خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور دوسرا آدمیوں کو مثلاً اُن کی واہیات رسموں میں شمولیت اُن کے ناچ رنگ کے جلسوں میں شرکت دوستی ٹوٹنے کے لحاظ سے سوائے بازاری منادوں کے مختلف اوقات کی گفتگو میں مذہبی معاملات سے کنی کاٹنا کوئی بات اُن کے خلاف نہ کہنا۔ ہم جانتے ہیں کہ یہہ بھی آپس کی تکرار کا موجب ہو سکتا ہے +

چوتھا سبب۔ ایک صرف اُتنے ہی میں جو کچھ کہ تنخواہ مقرر ہے بسر اوقات کرنے میں خوش مگر دوسرا چاہتا ہے کہ علاوہ منادی کے کوئی اَور بھی ڈھب لگائے جس کے وسیلہ آمدنی زیادہ ہو۔ یہہ بھی تکرار کی جڑ ہے +

پانچواں سبب۔ ایک واعظ یہہ چاہتا ہے کہ جس طرح کھلے خزانے اعلےٰ اقوام میں منادی کرتا ہے اُسی طرح نیچ قوم چماروں اور چوہڑوں میں بھی سب کے سامنے انجیل کی بشارت دے مگر دوسرا ہندو و مسلمانوں سے ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ دیکھ لیں اور اپنے ساتھ بٹھانے اور چلم پلانے سے اور چھونے سے پرہیز کریں کوسوں بھاگتا ہے اور گھن کرتا ہے اور ہندو و مسلمانوں سے کہتا ہے کہ وہ تو یعنی دوسرا بھنگیوں کے لیئے مقرر ہو کر آیا ہے اور میں صرف آپ اونچی ذات والوں کے لیئے واعظ ہوں۔ خیال فرمایئے کہ کیا یہہ سبب تکرار کا باعث نہیں ہو سکتا۔ ضرور کم سے کم یہہ پانچ سبب آپس کی تکرار پیدا کر کے خدا کے کام کو بگاڑ سکتے ہیں۔ لہذا میری اپنی رائے یہہ ہے کہ ایسے دو منادوں میں سے ایک کو لازم ہے کہ محبت کے ساتھ تکرار کو رفع کریں۔ اپنے اعلیٰ حاکم سے شکایت پہنچائیں ورنہ جنگ روم و یونان کی طرح طاقتوں کو اختیار ہے کہ جو پہلے جنگ کرے وہ فتح سے محروم ہو +

(راقم۔ کیدار ناتھ۔ از قائم گنج ضلع فرخ آباد)

اخبار نور افشاں لودیانہ کے نامہ نگار※

اور

جناب پادری رجب علی صاحب علامۂ روزگار

زمانہ متقدمین سے از روئے تواریخ معتبرہ وغیرہ یہہ امر ثابت ہوا ہے کہ ہر ایک زمانہ میں تمام خطہ زمین پر معدودے ایسے بھی پیدا ہوا کرتے ہیں کہ وہ ہر علم و فن میں اپنے تمام موجودہ دنیا کے ہمجنسوں سے گوئے سبقت لیجاتے ہیں۔ اور متعدد علوم و فنون میں پچھلی نسلوں کے واسطے اپنے نوادر واقعات اور بے بدل تصنیفات چھوڑ جاتے ہیں۔ جو سرمایہ نسلہائے متاخرین کے واسطے ذریعہ تحصیل علوم و فنون ہوتا ہے۔ وہ علمی خزائن اُن منتخب روزگاروں کے متاخرین اس انتہائے خلوص و جوشِ محبت و قدر کے ساتھ اپنے سرمایہ کتب علمی میں رکھتے ہیں کہ زر و جواہرات کے خزائن و دفائن کا وہ رتبہ خیال نہیں کیا جاتا۔ اور اُن فضلائے وقت کی قدر علم دوست اس فیاضی کے ساتھ کرتے ہیں کہ اَور انسانوں وغیرہ کی قدر اس درجہ کی نہیں کیجاتی یہہ سوال جواب طلب کرتا ہے کہ آیا ہمارے موجودہ زمانہ میں بھی ایسے عالم و فاضل۔ علامۂ عصر منتخب زماں۔ خلاصہ دوراں موجود ہیں یا نہیں؟۔ جس کا جواب تمام دنیا کے ذی ہوش یہی دے سکتے ہیں۔ کہ اس وقت بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ اور وہ درحقیقت گوئے سبقت متقدمینوں سے لے گئے ہیں۔ اور ان کی فضیلت۔ علمیت۔ تحقیق۔ علمی فیاضی۔ تجربہ اس درجہ کا ہے۔ کہ ہم کو واقعات اور تاریخ نے نہیں بتایا۔ کہ پہلے فضلا و علماء اس درجۂ کمال کو پہنچے ہوں۔ بلکہ ایک دو علم و فن میں ہی مشہور ہوتے تھے۔ اور اس دلیل سے اُس معقولی مسئلہ کی تکمیل ہوتی ہے۔ کہ جس کا منشا یہہ ہے۔ کہ زمانہ ہر حالت میں ترقی پذیر ہوتا ہے +

منجملہ اُن فاضلوں۔ عالموں۔ منتخب زمانوں کے جو اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ ہمارے علامۂ عصر عالیجناب **پادری رجب علی صاحب** یادگار خاندان فیضی و ابوالفضل ایک ایسے اعلیٰ درجہ کے فاضل خلاصہ دوراں ہیں۔ کہ جن کی اعلیٰ لیاقت و فضیلت۔ تجربہ۔ علمی فیاضی کی دھوم پنجاب میں کیا تمام ہندوستان کے ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے گاؤں تک بھی مشہور ہے۔ اور وہ واقعی اُن اصحاب عالی و روشن دماغ ملک سے ہیں۔ کہ جن کی روشنی عام لوگوں کو آفتاب عالمتاب سے کم نہیں۔ صاحب موصوف بہت سی نادر و عمدہ و عدیم النظیر کتابوں کے مصنف ہیں۔ اور کتابیں بھی ایسی کہ بس مقبول خاص و عام ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے اخبارات۔ مثلاً وکیل ہند سفیر ہند۔ شمس الاخبار۔ کوکب عیسوی۔ ہندو پرکاش پنجاب ریویو کے اڈیٹر رہ چکے ہیں اور ان کو خدا باپ کے فضل سے مضامین نویسی میں بیسیوں سالوں کا تجربہ ایسا حاصل ہے کہ جس سے ملک و قوم خوب اچھی طرح سے واقف و آگاہ ہے۔ ملک و گورنمنٹ کی خدمات کے عوض اُن کو کئی سرٹیفکٹ و تمغے ملے ہوئے ہیں۔ اور فی الحقیقت فن مضامین نویسی میں جیسا ملکہ و تجربہ اُنکو ہے۔ کسی اَور شخص کو ہرگز نہیں ہے۔ مسیحیوں پر کیا

※نوٹ۔ ہم اس مضمون کو درج کر کے اس سلسلے کو بند کیا چاہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ایسے مضامین سے ناظرین کو چنداں فائدہ نہیں پہنچتا۔ اڈیٹر +

ختم ہی۔ انکی مقبولیت ہندو و مسلمانوں میں بھی ہی۔ بلکہ یوں کہہ دیں۔ تو درست ہی۔ کہ ہر فرقے کے اشخاص اُن کے مضامین پر دالرادہ و والہ ہیں۔ ہمارے مسیحی قوم میں صرف یہی ایک بزرگ ہیں۔ کہ جو اپنی قوم کی عزت سمجھائے بیٹھے ہیں۔ صاحب موصوف جن معاملات میں قلم اٹھاتے ہیں۔ گل ہی گل بکھیر دیتے ہیں۔ ہمارے شہسوار قلم پادری صاحب ممدوح نے ان دنوں ایک قیامت خیز سلسلہ بذریعہ رسالہ کشف الحقایق بمبئی چھیڑ رکھا ہی۔ جس میں وہ ھاف آور زود نیچر یعنی مطالعۂ نظرات پر ریویو کرتے ہیں اللہ اللہ ایسا نادر بیان زیب نسطیر کیا ہی۔ کہ کوئی کرسچن مسیحی کیا کریگا۔ بات یہہ ہی کہ بابو شوشی چندر دت صاحب مصنف کتاب ھاف آور زود نیچر اور منشی تھورام سند صاحب مرحوم سابق اڈیٹر کوہ نور لاہور وجموں گزٹ مترجم کتاب ہذا نے جس کا نام اُنہوں نے مطالعۂ نظرات رکھا ہی۔ کتاب مذکور میں نیچری نیچر کی دہائی دی ہی اور کتاب المقدس کو پرانا الہام اور کتابی الہام کہکر تمسخر میں اڑایا ہی۔ لیکن ہمارے فخر زمن و عارف باللہ پادری رجب علی صاحب نے اپنے ریویو کے سلسلہ میں نہ صرف دلایل و براہین سے بلکہ استقرا سے ثابت کر دیا ہی کہ صحیفۂ نیچر اور کتاب المقدس کا آتھر ایک ہی ہی اور یہہ کہ بائبل مقدس اس کا کلام ہی۔ اور نیچر اس کا کام ہی۔ اور دونوں میں کلی اور جزوی مطابقت اور موافقت ہی +

لاکلام بہت سے یا وہ گو دہی مغز مسیحی اس مشکل تر بحث سے بالکل ناواقف ہیں۔ اُن کو کچھ معلوم نہیں۔ کہ سائنس و مذہب میں کیسی مطابقت ہی اور بہتیروں کا قول یہہ ہی کہ بائبل مقدس اور سائنس میں مطابقت نہیں ہی اور نہ ہونی چاہئے پس اس بنا پر پادری صاحب موصوف اُن مسیحیوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں۔ (جو بالکل حق اور بجا ہی) کہ جو فلپیوں کے باب اول آیت نہم کے مصداق ہو کر نجرار الکتاب میں موافقت و مطابقت کرنا ہنوز نہیں جانتے۔ اگر کوئی عیسائی واعظ کے نازک اور مشکل درجہ پر ہو کر مذکورہ بالا موافقت و مطابقت کو ثابت نہیں کر سکتا تو اس کو بریلی روہیل کھنڈ کے ڈوونٹی کالج میں ڈاکٹر سکاٹ صاحب واں کے پرنسپل سے تعلیم پانی چاہیے۔ جو اس ماہیت کے سکھانے کے استاد ہیں اور اگر واعظ مذکور ایسا بھی کر نہیں سکتا تو اس کو مسیحی واعظ کہلانے سے شرم لازم ہی پاپی پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے کوئی اور دھندا اور پیشہ جو ہزاروں ہیں اختیار کرے۔ مسیحی دین کو للہ بدنام نہ کرے۔ اگر ایسا کرے۔ تو مسیحی سوسائٹی پر اس کا بڑا احسان ہوگا + انتھی

افسوس بلکہ صد افسوس ہی کہ بمبئی کے ایک کٹی کسٹ جے۔ بی۔ ایل نامے نے عبارت مذکورہ کا مطلب ذرا بھی نہ سمجھکر لودیانہ کے مشنری اخبار نورافشاں مطبوعہ بست و پنجم جون سن رواں میں ان کے شان کے خلاف ایک غلط واقعہ مضمون شایع کیا ہی۔ اور طرفہ تر ماجرا یہہ ہی۔ کہ انڈرلین والی عبارت مذکور کو چیر کر دعویٰ پیش کیا ہی اور ساتھ ہی اس کے اپنی انوکھی مسیحی طبیعت و خلق کے جوش میں آکر ناشایاں باتیں بھی لکھ دی ہیں۔ بلکہ یوں کہو تو بجا ہی کہ گالیاں دی ہیں۔ پادری صاحب نے اس کا جواب مسیحی اخلاق سے جو سچے مسیحیوں میں ہونا لازم ہی۔ نورافشاں مطبوعہ ۲۰ اگست ۱۸۹۱ء میں ایسا دیا ہی کہ دانت کھٹے کر دئے ہیں اور ذرا بھی بولنے کی گنجایش باقی نہیں چھوڑی مگر مشہور ہی۔ کہ رسی جل گئی پر بل نہ گیا جے۔ بی۔ ایل نے پھر گذشتہ ہفتہ کے نورافشاں میں جو ابلخامہ فرسائی کی ہی۔ نفس مضمون سے ظاہر ہے کہ انہوں نے جو دو چار کلمات لکھے ہیں۔ وہ بھی نہایت عرق خجالت میں تر ہو کر لکھے ہیں۔ اور پناہ لینے کیلئے ولگٹر و طفل نوخیز کی آڑ میں جا پڑے ہیں خیر جب وہ پناہ میں گھسے ہیں۔ تو ہم بھی یہہ کہتے ہیں کہ حضرت بس ہو چکی نماز مصلے اُٹھائیے۔ اڈیٹر صاحب ذرا آپ بھی آنسو پونچھ دیجئے +

مسٹر جے۔ بی۔ ایل! ہم نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہی۔ سمجھ کی غلطی سے لکھا ہی۔ اور محرف لوگوں کی طرح تحریف و تصحیف کرکے اپنے ذہن سے کچھ کے کچھ معنے اپنی مطلب براری کیلئے لگا لئے ہیں۔ جو کہ آپ کے قساوت قلبی کو ظاہر کرتے ہیں اِس وقت ہم بھی محترم اور واجب للادب پادری صاحب کے ہمزبان ہو کر کہتے ہیں کہ اِس روشنی کے عہد میں ایسے مسیحی واعظ ہونے چاہئیں۔ کہ جو نہ صرف غیر مذاہب والوں کی مانند صرف چناں چنیں ہونے کی لن ترانی ہی ہانکیں۔ بلکہ حقاً اور حقیقتاً مسلم الثبوت کے اوج عروج کے معراج پر پہنچا کر بھی دکھلا دیں۔ کہ نیچر لالاز اور الکتاب میں موافقت و مطابقت یوں ہی اور یہہ ہی۔ ہاں جسکو روح القدس نے مسیحی خدمت کے لئے منتخب و مخصوص کیا ہی اس کے لئے یہہ امر آسان بلکہ سہل بھی ہی۔ اور وہ جو اس غیر فانی تاج کے فخر سے محروم اور بے نصیب ہی وہ ناحق کی حجتیں بنا کر اصلی مطلب کی جانب توجہ میلان نہیں رکھتا ہی +

قطع نظر اس کے ایک بات اور بیان کریں تو بیجا نہ ہوگا وہ یہہ ہی۔ کہ یہہ نہایت خوشی و مسرت کا مقام ہی کہ ہمارے موتیوں والے پادری صاحب موصوف نے مسیحی بزرگان زمان کی سوانح عمریوں کے لکھنے پر قلم اٹھایا ہی۔ چنانچہ اُنہوں نے چند مسیحی بزرگوں کی سوانح عمریاں لکھ ڈالی ہیں۔ اور فی الحال مرحوم سردار شیر سنگھ صاحب بانو کی لائف بمبئی کے معزز مسیحی رسالہ کشف الحقایق نامی میں شایع کرائی ہی۔ مرحبا ای پادری صاحب مرحبا!!! مسیحیوں کو لازم تو یہہ تھا کہ اس مشکل تر کام کے لئے



پادری صاحب ممدوح کے مشکور وممنون ہوتے مگر بجائے شکر گذاری کے نہایت افسوس کی بات یہہ ہے کہ نورافشاں مطبوعہ ۶ اگست سنہ رواں میں ایک صاحب وکٹر نامی نے قساوتِ قلبی سے ہمارے بزرگ پادری صاحب پر کمینہ حملہ کیا ہے جس کا جواب ایک طفل نوخیز نے نورافشاں مطبوعہ ۲۰ اگست سنہ رواں میں دیکر اپنا ایک اعتراض بھی قایم کیا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ پادری صاحب کی تحریرات میں ایشیائی مبالغہ آمیز الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اِس کے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں۔ کہ پادری صاحب کے خیالات وطرز بیان و تلاش وراستی یورپین مورخوں سے کم نہیں ہے ان کی طرز تحریر باعث راستی ناظر کے قلب میں حالتِ قبول پیدا کرتی ہے۔ ان کا سچا سچا واقعی بیان شایق کو پورا پورا درجہ یقین کا لگا ہے جہاں وہم کا نام ونشان بھی نہیں رہتا ہے۔ پادری صاحب تو ایشیائی مبالغہ کو بنظر حقارت دیکھتے۔ اور اس کے سخت مخالف ہیں۔ اور ایسی مبالغہ آمیز باتوں پر تاڑ تاڑ منہہ پر جڑا کرتے ہیں۔ تصدیق کے لیئے دیکھو ان کا نادر رسالہ پنجاب ریویو بابت ماہ جنوری ۱۸۹۵ء جلد نہم نمبر اول۔ بھلا وہ دانا اور عقلمند ہوکر۔ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت کے مصداق ہو سکتے ہیں؟ حاشا وکلّا۔ نہ صرف ہماری بلکہ فضلائے دین مسیحی اور غیر اقوام کے علما کی رائے یہہ ہے۔ کہ پادری صاحب نے سردار باجوہ مرحوم کی لائف خوب واضح طور سے لکھی ہے۔ انکی طرز تحریر نہایت عمدہ ہے۔ اور دل پسند خاص وعام ہے محاورے وہ استعمال میں لائے گئے ہیں۔ جو کہ فصحا کی تصانیف میں پائے جاتے ہیں۔ مگر ایسے کہ بلا دقت بخوبی مبتدی ومنتہی کی سمجھ میں آتے ہیں اور درمیان میں جس واقع کا ذکر کیا گیا ہے اسکو بھی نہایت خوبی سے باندھا ہے اور نہایت دلچسپی سے پیرائے بھولا وکٹر طفلِ نوخیز کہ اُنہوں نے قصہ میراں بائی کو استاداً باندھا ہے نہیں باندھا ہم کہتے ہیں۔ کہ آپ نیویارک امریکہ کا مشہور رسالہ جس میں زمانہ گذشتہ وحال کے مشاہیر کی سوانح عمریاں چھپا کرتی ہیں طلب فرماکر مطالعہ کریں اور ہمارے بیان کی تصدیق کے لیے صرف ایک نمبر نہیں سالانہ نمبر ملاحظہ فرمائیے۔ پھر آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ کیسے کیسے واقعات جملہ معترضہ کے طور پر درمیان میں آجاتے ہیں حضرت! ایسے ایسے واقعات کا درمیان میں آجانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہوا کرتی۔ کہ جس کو ہم **بھول بھلیاں** کے لقب سے ملقب کریں۔ بلکہ عین حکمت ہے۔ جن کا لطف اُنہیں کو حاصل ہے۔ جو اِس کام کا ملکہ اور خداداد مذاق اور سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہیں۔ براہِ کرم اِس فن کی ضخیم مگر معتبر مصنفوں کی کتابیں مطالعہ فرماویں۔ پھر حقیقی حال آپ پر از خود واضح ہوجائیگا +

فی الجملہ۔ اب ہم اپنے اِس جوابی مضمون کو ختم کئے دیتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ آپ صاحبان اپنی اپنی غلط رایوں کو واپس لیں گے۔ اور امثال ۲۶: ۱۲ و ۱۰: ۱۲ اور یعقوب ۴: ۲ کے مصداق نہ بنیں گے۔ بلکہ امثال ۲۵: ۸ و ۳: ۳۰ پر عمل کریں گے۔ اور یوں مسیح خداوند کے قول پر جو انجیل متی ۵: ۹ و ۷: ۱ میں وارد ہے عامل ہوکر اپنی مسیحی طبیعت کا ثبوت دیں گے۔ پادری صاحب موصوف تو فی الحقیقت مسیحی طبیعت کے شخص ہیں ان سے ناحق جھگڑنا سخت نادانی ہے۔ ہماری عاجزانہ دعا یہہ ہے کہ خدا باپ آپ صاحبان پر اپنا فضل نازل فرماوے۔ اور اپنی روح پاک سے آپ کا مدد ومعاون ہووے۔ تاکہ آپ ضد اور تعصب کو چھوڑ کر مسیحی محبت کو اختیار کرکے کسی بھائی کو ناحق بُرا بھلا نہ کہیں۔ بلکہ صداقت کو دوست رکھنے والے شخص ہوں + آمین

راقم۔ پٹیالوی

ہندوؤں کے مذہبی فرقے

ہندو لوگ جیسے مختلف ذات پات میں تقسیم ہیں ایسا ہی مختلف مذہبی فرقوں میں بھی بٹے ہوئے ہیں۔ اِن مختلف فرقوں کے دیو دیوی اور طریقہ عبادت اور دستور ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو بھلا اور بُرا بھی کہتا ہے اور ایک دوسرے سے سخت مخالفت بھی رکھتا ہے اور ایک دوسرے کے دیوی دیوتاؤں کو کبھی کبھی گالیاں دیتے ہیں۔ لیکن تو بھی سب کے سب اپنے کو ایک ہی مذہب کے پیرو سمجھتے ہیں +

اکثر ہندوؤں کو پانچ فرقوں میں تقسیم کرتے ہیں

اول۔ شیو + (یعنے شو کے پرستار)

دوسرا۔ بشنو + (یعنے وشن کے پرستار)

تیسرا۔ شاکت + (یعنے شکتی کے پرستار)

چوتھا۔ سور + (یعنے سورج کے پرستار)

پانچواں۔ گان پتیا + (یعنے گنیش کے پرستار)

کہیں کہیں پاشوپت یا۔ کاپالک نام ایک چھٹا فرقہ بھی مانا جاتا ہے۔ پر اگر ہم اِس فرقہ کو ایک علیحدہ فرقہ نہ سمجھیں تو اس کو شیو فرقے کی ایک شاخ سمجھنا چاہئے کیونکہ پشوپتی شو کا ایک دوسرا نام ہے اور پشوپتی کا پرستار پاشوپت کہلاتا ہے +

دکن کے پنڈت لوگ شنکر اچارج کو اِن فرقوں کا بانی کہتے ہیں۔ وہ اِس لیے شنکر اچارج کو شن مت پک۔ یعنے چھہ مت کا قائم کرنے والا لقب دیتے ہیں۔ لیکن یہہ ایک بڑی تعجب کی بات ہے۔ کہ شنکر اچارج جو اِس قسم کی فرقہ بندیوں کا مخالف تھا خود ہی یہہ فرقے قائم کر گیا ہے۔ شنکر اچارج کے ایک چیلے انند گری کی تصنیف شنکر بجائے میں دیکھا گیا ہے۔ کہ شنکر اچارج

اِس ارادے سے کہ سارے مذہبی فرقوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے۔ ہندوستان کے سب ملکوں میں سیر کرتا رہا۔ اِن دنوں میں شیو اور وشن کے پرستاروں کے علاوہ برہما۔ سورج۔ چاند۔ کوبیر۔ جم۔ بروَن۔ گنیش۔ وغیرہ بہتیرے دیوتاؤں کے پرستار بھی موجود تھے۔ ان فرقوں میں سے بہتیرے اب نظر نہیں آتے۔ اور شنکر اچارج کی تعلیم سے نیست و نابود ہوگئے۔ لیکن مذکورہ بالا چھ فرقوں کے بارے میں پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ کلجگ میں لوگوں کی عقل تاریک ہوگئی اور وے سچے پرمیشور کے گیان حاصل نہیں کر سکتے سو شنکر اچارج نے لوگوں پر رحم کھا کر اِن چھ فرقوں کو قائم رہنے دیا۔ ہم ہر ایک فرقہ کا حال مفصّل بیان کرینگے ✦

فرقۂ شیو

شیو کے پرستاروں کے نام شیو ہیں۔ اِس فرقہ کا بیان کرنے سے پہلے اِن کو معبودِ شیو کا بیان کرنا مناسب ہے۔ شیو لوگ شیو کو مہادیو اور وِشوا ناتھ یعنے جہان کا مالک وغیرہ لقب دیکر اور دیگر دیوتاؤں سے افضل ٹھہراتے ہیں ✦

ہندوؤں کے ترموتی میں شیو تیسرا دیوتا ہے۔ پہلے دو برہما اور وشن ہیں۔ ترموتی میں برہما کا کام پیدا کرنا اور وشن کا کام پرورش کرنا اور شیو کا کام ناش یعنے نیست کرنا ہے۔ لیکن شیو کے پرستار یہہ کل اختیارات شیو ہی کو منسوب کرتے ہیں ✦

ہندو لوگ کہتے ہیں کہ شیو کیلاش پہاڑ پر اپنی جورو پاربتی کے ساتھ سکونت کرتا ہے۔ اِس کے دو بیٹے ہیں ایک کا نام سکند عرف کارتک۔ دوسرے کا نام گنیش۔ یہہ دونوں شیو کے بیشمار بھوتوں کی فوج کے سپہ سالار ہیں۔ شیو کی دو بیٹیں بھی ہیں ایک کا نام لچھمی اور دوسری کا نام سرستی ہندوؤں کے عام عقیدہ کے مطابق دونوں وشن سے بیاہی گئیں ✦

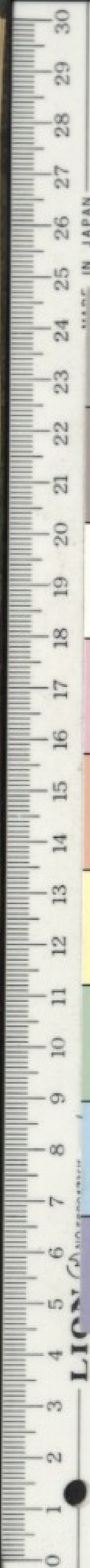
شیو کے پانچ سر ہیں۔ جس سے ۵ عنصر۔ یا تت۔ یا پانچ وید۔ یا پانچ گیتری مراد ہیں۔ شیو کی تین آنکھیں بھی ہیں جن سے وہ زمانہ حال ماضی اور مستقبل کو دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کی پیشانی میں ایک چاند ہے جس سے نظامِ قمری کا انتظام مراد ہے اور اُس کے سر اور گلے میں سانپ لپٹے ہوئے ہیں۔ جن سے زمانوں کے بیحد دورِ تسلسل مراد ہے جس میں موجودات متواتر نیست اور ہست ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے گیس یا جٹا میں وشن کے پیروں سے نکلی ہوئی گنگا بہتی ہے۔ اس کا گلا نیلے رنگ کا ہے اس سبب سے وہ نیل کنٹھ کہلاتا ہے۔ روایت ہے کہ دیوتاؤں اور اسروں نے جب واسکھ سانپ سے سمندر کو متھا۔ تو سانپ نے تکلیف کے سبب اپنا زہر اُگل دیا۔ اس سبب سے اُس کا حلق نیلا ہوگیا۔ کیونکہ شیو نے اِس زہر کو پی لیا تھا۔ خلقت کو اِس زہر کی تاثیر سے بچانے کے واسطے شیو اپنے بدن پر بھبوت ملتا ہے۔ کبھی ننگا رہتا ہے۔ اور کبھی شیر کی کھال اوڑھے ہوئے ہے۔ وہ ایک سفید بیل کی سواری رکھتا ہے۔ اور ہاتھ میں ترسول ✦

لوگ شیو کے کل وجود کی پرستش نہیں کرتے بلکہ اِس کے عضوِ تناسل کی پرستش کرتے ہیں جس کو وہ شیو لنگ کہتے ہیں۔ جہاں یہہ صورت پوجی جاتی ہے تو لنگ کے ساتھ علامتِ تانیث بھی بنی ہوئی ہے۔ اور دونوں کے اتصال سے خلق کرنے کی قدرت مراد ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ علامت سانکھ فیلسوفی کی پرکرتی اور پرش کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اِس کا مفصّل حال سانکھ شاستر کی تفصیل میں بیان کیا جائیگا ✦

گرو اپنے چیلے کے کان میں جو منتر پھونکتا ہے۔ وہ بیج منتر کہلاتا ہے۔ ہر ایک فرقہ کا بیج منتر متفرق ہوتا ہے۔ اور ہر ایک فرقہ میں کئی قسم کے بیج منتر ہوتے ہیں۔ شیو لوگ بھی اپنے فریق میں متفرق منتر رکھتے ہیں۔ بعض منتر صرف ایک حرف کا اور بعض دو کا علیٰ ہذا القیاس تیس تک۔ ہر ایک منتر کا ایک خاص نام ہوتا ہے۔ مثلاً مرتنجے منتر چنڈ منتر وغیرہ۔ ہر ایک منتر کا ایک خاص دھیان اور خاص طریقہ عبادت ہے۔ شیو کی پرستش میں بدن پر بھبوت لیپ وغیرہ کرنا اور گلے میں رودراکش پہننا لازم ہے۔ شیو لوگ بھنگ پینے کو اپنی عبادت کا جزو سمجھتے ہیں۔ بھنگ کو منتر سے پاک کرکے دھیان اور ستایش کے ساتھ پینا شرح ہے۔ جیسا پران تو شنی منتر میں لکھا ہے۔ کہ بھنگ کی ترنگ شاعرانہ خیالات کو سلکِ نظم میں منسلک کرتی ہے۔ اور اِس کے سوائے انسان کی دلی تمنا بر آتی ہے۔ گناہ مفقود ہو جاتے ہیں اور کونسی بات ایسی ہے جو اس سے نہیں نکلتی۔

شیو لوگ گانجا بھی پیتے ہیں۔ اِسی پران توشنی میں لکھا ہے۔ کھروں کھروں اِس منتر سے بچایا یعنے گانجا کو پاک کرکے پیو اے مہادیو اس میں کوئی دوش نہیں ہے ✦

ملک دراوڑا اور راجواڑ میں گرہست لوگ بھی شیو کی پرستش کرتے ہیں۔ میوار کی تاریخ میں لکھا جاتا ہے۔ کہ راجہ قدیم سے شیو کی پرستش کرتے تھے۔ اِس ریاست میں جگہ بجگہ شیو دوالہ اور شیو لنگ بہت عمدہ اور خوبصورت نظر آتے ہیں۔ وہاں۔ ایک لِنگ نام شیو بڑا مشہور مندر ہے۔ جو سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے۔ اور خوبصورت پچی کاری سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ ملکِ بنگال میں شیو کی علحدہ پرستش بہت نہیں کرتے۔ لیکن وہاں کے شاکت لوگ شیو کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ تو ڑل تنتر میں لکھا ہے کہ پہلے شیو کی پوجا کرکے بعد شکتی کی پوجا کرنی چاہیئے۔ نہیں تو تمام پرستش کے اسباب خواہ گنگا جل ہی کیوں نہ ہو شراب کے برابر ہے۔ سو آپ بہے شانی پہلے شیو کی پوجا کیجیو ✦



شیو لوگوں کے درمیان زیادہ تر لوگ فقیر ہیں ان کو سنیاسی اور گوشائیں کہتے ہیں - شیو اور وشنو فقیر اپنے تلکوں سے پہچانے جاتے ہیں - بیراگی یا وشنو فقیروں کا تلک ناک کے گولہ سے سر کی طرف کو بالوں تک عمودی شکل کا ایک خط ہوتا ہی - اور شیو کا تلک پیشانی پر دہنے طرف سے بائیں طرف کو تین لکیریں متوازی بھبوت سے ہوتا ہی - وشنوؤں کے تلک کو آردہ پنڈر - اور شیوؤں کے تلک کو ترپنڈر کہتے ہیں +

(راقم - بی - بی - رائے)

واقعات و رپورٹیں

ایک شخص کے کرشمات اور منشی عبد الغنی خانصاحب انسپکٹر کی تحقیقات

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۸۹۷ء کو ایک عجیب و غریب یا اندوہناک کیفیت - وقوعہ ہمارے شہر اجمیر میں ہوا ہی جس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہی - ایک شخص ایک بنگالی جنٹلمین کے در دولت پر جا کے ملاقی ہوا اور بولا کہ صاحب آجکل آپ ہماری دوکان پر نہیں آتے بابو بیچارے نے کہا کہ جب کپڑے کی ضرورت ہوگی آؤنگا - اُس نے ٹھگی کی خو باتیں لگائیں اور کہا کہ آپ قیصر گنج تک چلئے تو میں آپ کو ایک اچھا نوکر کارخانگی کے واسطے بتا دونگا بیچارہ بابو ساتھ چلدیا اور جب دوکان شراب کے متصل پہنچا تو اس ناہنجار نے بابو سے کہا کہ کچھ شغل شراب کیجئے - بابو صاحب نے صاف انکار کیا لیکن جب یہہ دغا باز مصر ہوا تو آپنے ایک پیگ لیا جس کے پینے کے ساتھ ہی فوراً قے ہو گئی - بعد ازاں اُس نے اور بھی شراب کوئی حکمت سے پلادی اور اپنے ساتھ بغل میں بابو کو دبا کے شراب کی دکان سے چل دیا - راستہ میں بیچارے ماشہ کو تولہ بھر تنبا کو یا گانجا (خدا جانے) چلم میں رکھکے پلا دیا - پیتے کے ساتھ ہی ماشہ بیچارہ گر پڑا - اس کے گرتے کے ساتھ ہی سب سامان آتار لیا جسکی مالیت ۱۵۰ روپیہ بیان کیگئی ہی - بابو صاحب کو برابر ایک روز تک قے اور دست ہوتے رہے - اول تو بنگالی ماشہ خون سا پیکے خاموش ہو رہا - بعد ازاں پولس میں رپورٹ کی لیکن رپورٹ کے وقت شراب کے بیان کو بالکل اڑا دیا اپنی عزت اور حکام کے خوف کی وجہ سے - مگر بعد تحقیقات پولس کل راز کھل گیا - پولس نے کئی ایک کو پکڑا دھکڑا بھی - مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۷ء کو شب کے وقت ہمارے کوتوال شہر جناب منشی عبد الغنی خانصاحب - سب انسپکٹر آف پولس نے فوراً ایک جوان بمعہ نوٹ نصیر آباد چھاؤنی کو بھیجا - ملزم وہاں سے برل کو چل دیا - پولس نے برل اور سنانہ تک پیچھا کیا - لیکن نہیں پایا - اب کوتوال صاحب کو معلوم ہوا ہی کہ ملزم جاورہ سنٹرل انڈیا کو چل دیا ہی - اس مقدمہ کی تحقیقات میں کوتوال صاحب بمعہ اسٹاف شب و روز مشغول رہتے ہیں آپ کی یہہ تعریف ہی کہ بدمعاش لوگوں کو ان کی آنکھوں سے ایکدم بھانپ لیتے ہیں - واقعی اِس میں کسی طرح کا کلام نہیں ہم سے ایک روز آپ نے اپنی زبان شریف سے خود فرمایا تھا کہ ملزم پکا بدمعاش ہے اور جب تک کرے گورنمنٹ عالیہ نہ پہنچیگا ٹھیک نہ ہوگا - دیکھئے کیا ہوتا ہی - ہمیں اُمید واثق ہی کہ پولس ملزم کا ضرور بالضرور پتہ لگائیگی - اور کیفر کردار کو پہنچائیگی - تا کہ دوسروں کو عبرت ہووے +

(رپورٹر)

اجمیر

پنڈت رام نرائن شاستری یو گی یہاں پر آئے ہوئے ہیں اور اپنے اشتہارات جا بجا روسائے واعظم میں تقسیم کر رہے ہیں آپ کا دعویٰ یہہ ہی کہ انسان کی پیشانی یا تحریر دیکھکر جملہ حالات بتا دیتے ہیں - افسوس ہندوستان ہنوز تیرے فرزندوں سے جاہلانہ خیالات نہیں گئے +

اِنعام اور بخشیش کا بند ہونا

آجکل ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل آف راجپوتانہ نے ایک مزیدار سرکیولر نکالا ہی - جس کی رو سے ملازمان ڈاکخانجات کو بخشیش یا انعام لینا داخل جرم قرار دیا ہی - معلوم نہیں کیوں ؟ + (رپورٹر)

ہم بہت خوش ہیں کہ بیدار مغز ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل راجپوتانہ نے یہہ سرکار جاری فرمایا ہی - ہم نے اکثر اوقات دیکھا ہی کہ چھٹی رساں وغیرہ بخشیش یا انعام کے لیے لوگوں کو تنگ کیا کرتے ہیں + اڈیٹر

پنجاب میں ساٹھ سالہ جشن پر سرکاری ریویو

پنجاب گزٹ میں جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب کی جانب سے ایک ریویو حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی ساٹھ سالہ ڈائمنڈ جوبلی کے بارہ میں شائع ہوا ہی - یہہ ریویو گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش کیا جاویگا اس ریویو میں تمام اُن امورات کا جو اس جشن کے متعلق صوبہ پنجاب میں بطور خوشی یا یادگار کئے گئے ہیں مختصر بیان کیا گیا ہی - خیرات اور یادگار کی مد میں ذکر کیا گیا ہی - کہ اس موقعہ پر چوبیس تحصیل میں دخیراتی مکانات کھولے گئے ہیں شاید سب سے زیادہ موزوں اور فائدہ مند لودھیانہ کا دستور العمل غریب بیواؤں کیلیے ہے جسکا بنیادی پتھر ۲۱ جون کو لودیانہ میں رکھا گیا +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن ستمبر ۲۳ - کونٹ موراویف نے یونانی سفیر مقیم سینٹ پیٹرزبرگ سے کہا کہ دولِ یورپ اپنا کام ختم سمجھتی ہیں اور اب اگر یونان کچھ کرے گا تو اپنی ذمہ داری پر کریگا +

ایتھنز ستمبر ۲۳ - یونانی جرنیل سموینسکی کو حکم ہوا ہے کہ دفعتًا مقام دولو کو جاوے - عوام الناس میں یہاں شور بڑھتا جاتا ہی اور عہدنامہ قبول کرنے کے برخلاف عام جلسے ہو رہے ہیں - کل رات یہاں ایک بڑی جماعت اکھٹی ہوئی اور اُس نے صلح نامہ کی تحریر کو جلا دیا +

شملہ ستمبر ۲۴ - جنرل ایلس نے کل صبح درہ سیدمنئی پر کامیابی سے حملہ کیا - وہ اب درہ پر قبضہ رکھتے ہیں +

گلستاں ستمبر ۲۳ - جدید خبروں سے معلوم ہوا ہی کہ گیارہ سو اورکزئی کل رات واپس آئے ہیں اور وادی خانکی میں مقام خان کرپور میں مقیم ہیں +

اُن کا منشا ہی کہ ہماری فوج کی آمد و رفت کو دیکھتے رہیں - اور ہمارے بڑھنے کی خبر دیتے رہیں +

اُنہوں نے ظاہر کیا ہی کہ امیر کابل نے اُن سے کفیل طلب کئے ہیں اور یہہ بھی کہ جب کفیل حوالہ کئے جاویں گے - تو امیر اُن کی مدد کریگا - اگرچہ یہہ خبر غلط ہی مگر تو بھی لوگ اس کو سچ سمجھتے ہیں +

آفریدی اور اورکزئی ملاں معہ ملاں سید اکبر کے کابل کو گئے ہیں کہ امیر سے مدد مانگیں - سمانا میں امن ہی +

لندن ستمبر ۲۴ - بکھنگ ہم شایر کے ضلع میں ریونسٹون نامی گاؤں آدھا جل گیا ہے اور قریب ایک سو آدمیوں کے بے گھر ہو گئے ہیں +

بمبئی ستمبر ۲۴ - مسٹر تلک نے جو اپیل کرنے کی اجازت کے لئے ہائی کورٹ بمبئی میں عرضی کی تھی وہ کل پہنچنے سے نامنظور کی گئی ہی +

لندن ستمبر ۲۶ - یونان صلح نامہ روم کی نسبت جوش کم ہوتا جاتا ہی - عمومًا سمجھا جاتا ہی کہ شرائط اگرچہ بھاری ہیں مگر قبول کرنی پڑیں گی +

فورٹ لوک ہارٹ ستمبر ۶ - جو اورکزئی دو دن ہوئے کہ ہماری فوج کے حال چال کو دیکھنے کی غرض سے وادیٔ خانکی میں جمع ہوئے تھے - اب منتشر ہو گئے ہیں +

فورٹ لوک ہارٹ - خبر ملی ہی کہ مقام باغ میں افریدیوں اور اورکزئیوں کا جرگہ منعقد ہوا ہی - اور سید اکبر کی ترغیب سے فیصلہ ہوا ہی کہ مقابلہ جاری رہنا چاہیئے - غلام حیدر سے اُنہوں نے مدد کے لئے درخواست کی ہی +

اورکزئیوں نے درہ پہنکا پر قبضہ رکھتا ہی اور افریدیوں نے وادی بازار میں مقام چینا میں جمع ہونا ہی +

تہاکی ستمبر ۲۶ - کل اور آج تمیری برگیڈ میتائی اور رسورل کے گاؤں کی تنبیہہ کرنے میں مشغول رہی ہی - بارہ برجوں سے زیادہ اڑائے گئے ہیں -

شملہ ستمبر ۲۷ - مامند جنرل جیفریز کے پاس اپنے ہتھیاروں کے ساتھ اور جرمانہ کی قسط لے کر آنے لگے ہیں +

کوئٹہ ستمبر ۲۵ - مہری اور بگلزئی سردار آج کوئٹہ میں آ گئے ہیں - یہہ سردار پہلے اس وقت جب مہر اللہ خاں اور یار محمد گرفتار کئے گئے تھے سو سوار لے کر مقام شوراوک کی طرف بھاگ گئے تھے +

یہہ سردار اپنے اور ان دو گرفتار شدہ سرداروں کے لئے واپس آنے سے پیشتر کوشش کر رہے تھے کہ سرکار سے چند شرائط کرا لیویں +

اُن کو یہہ بھی گمان تھا کہ اُن کے فرقہ کے لوگ اُن کی مدد کریں گے اور سرکار کو تکلیف دیں گے مگر جب دیکھا کہ کچھ بھی بر نہ آیا تو اب ناچار تابعداری کی چٹھیاں لکھی ہیں +

لندن ستمبر ۲۷ - انگریزی سفیر مقیم قسطنطنیہ نے سلطان روم کے سامنے سخت شکایت کی ہی کہ اخبار کے افسروں نے راجہ کپورتھلہ کی ایک فرضی گفتگو کی جو اخبار سبھا میں حال میں شایع کی گئی ہی تردید چھاپنے کی ممانعت کر دی ہی +

اِس گفتگو میں یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ راجہ کپورتھلہ نے بیان کیا ہی کہ ہندوستان کی سرحد پر جو فتور ہو رہے ہیں وہ اِس واسطے ہیں کہ انگریزوں نے مسلمانوں کے دینی معاملات میں بے اتفاقی کی ہی - اور یہہ بھی کہا گیا ہی کہ ہندوستان کے مسلمان خلیفہ کی پرستش کرنے کو تیار ہیں +

لندن ستمبر ۲۸ - دول یورپ نے ایک خط یونان کے نام معہ صلح نامہ کے مسودہ کے بھیجا ہی جس میں بیان کیا گیا ہی کہ اب ہمارا بیچ بچاؤ کا کام ختم ہو گیا ہی اور یہہ بھی لکھا ہی کہ قسطنطنیہ میں ایک وکیل دو ہفتہ کے اندر اندر بھیجا جانا چاہیئے - تا کہ کل عہدنامہ طے ہو جائے

لندن ستمبر ۲۹ - ایران - ترکی روم سے اُن حملوں کے لئے جو گذشتہ اگست میں ایران کے ملک میں ہوئے معاوضہ طلب کرتا ہی - کیونکہ یہہ ثابت ہو چکا ہی کہ کردوں نے ترکی حکام کے علم سے سرحد کو عبور کیا تھا +



مضامین مفید المبتدئین

دو دروازے

ایک دفعہ میں سفر کرتے کرتے ایک شہر میں پہنچا۔ اور اُس میں داخل ہوتے ہوئے میری نظر ایک تختہ پر جو ایک تنگ بازار کے دروازے سے لٹکا ہوا تھا پڑی۔ جس پر یہہ لکھا تھا۔ ہر قسم کا بوجھ اندر لیجانیکی سخت ممانعت ہے۔ اور ایک تندمزاج اور ترش رو آدمی بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ جو کہ دیکھ لیتا تھا کہ مسافروں کے ہاتھوں یا کندھوں پر سچ مچ کچھ بوجھ تو نہیں۔ جس وقت میں شہر میں پھر رہا تھا۔ میں نے بازاروں کی تنگی اور دروازوں کی کم بلندی دیکھ کے جان لیا کہ اِس حکم کے کیا معنی ہیں۔ اگر یہہ نہ ہو تو رہگذروں کو بہت ہی تکلیف ہوگی۔ اِن باتوں کو دیکھ کے میرے دل میں عجیب خیال آئے۔ کہ ہزاروں آدمی اس دروازہ سے داخل ہوتے ہیں جو اِس حکم کے بالکل برخلاف چلتے ہیں۔ اور شدت کے بھاری بوجھ کے ساتھ اندر چلے جاتے ہیں۔ یہہ بوجھ اگرچہ وزن دار اور بھاری اور تکلیف دہ ہے۔ کبھی نظر نہیں آتا۔ اور کاندھے پر اور ہاتھوں میں نہیں ہے۔ لیکن یہہ روح اور دل میں پایا جاتا ہے اور اُس کا نام گناہ کا بوجھ۔ سستی کا بوجھ۔ بے ایمانی اور شک کا بوجھ ہے + اور ایسے ایسے بہت نام اِس کے ہیں۔ پر مجھ کو ایک اور خیال آیا کہ ہم سب مسیحی بھی ایک شہر کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ اور ہمارے منہ آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے اور ہماری آنکھیں اُس پاک اور جلالی پھاٹک کی طرف تک رہی ہیں۔ جس کے اوپر بھی یہہ لکھا ہوا ہے کہ ہر قسم کے بوجھ کی اندر لیجانے کی سخت ممانعت ہے۔ اور اس پھاٹک کے پاس بھی ایک آدمی کھڑا ہوا ہے۔ لیکن یہہ کیسا آدمی ہے۔ اُس کے ہاتھ چھدے ہوئے۔ اُس کے چہرے پر غم محبت ترس اور سچائی کے نشان نمایاں ہیں۔ اُس کے ہاتھ میں صلیب ہے اور اُس کی طرف نظر کرتے ہی دل کا بوجھ ہلکا ہونے لگتا ہے اور حوصلہ آجاتا ہے۔ وہ ہر ایک رہگذر سے کہتا ہے۔ کیوں اکیلے اِس بوجھ کو اُٹھاتے ہو مجھ پاس آؤ۔ "اے تم جو تھکے اور زیر بار ہو آؤ میں تم کو آرام دونگا"۔ اے پڑھنے والو۔ کیا تم اس بوجھ کو لیکے اندر داخل ہونے چاہتے ہو۔ کیا ابھی تک نامعاف شدہ گناہوں کا بوجھ تمہارے دل پر رکھا ہے۔ کیا زندگی کی راہ اور دُنیا کا سفر اندھیرا معلوم ہوتا ہے۔ اور کیا کوئی پُر محبت اور پُرطاقت ہاتھ تم کو نظر نہیں آتا۔ اور سمجھانے اور حوصلہ دینے کے لئے کوئی شیریں آواز تم کو سنائی نہیں دیتی؟ اگر ایسا ہی ہے تو اُس کا سبب یہہ ہے۔ کہ تم مسیح کو صرف جلالی اور شاندار بادشاہ جانتے ہو۔ اور بھول جاتے ہو کہ وہ زخمی مرد غمناک اور مہربان دوست ہے۔ اس کو ضرور مصلوبی نجات دہندہ کرکے جان لو۔ نہیں تو پوری تسلی نہیں۔ تمہارا بوجھ تو اب اُس کے کاندھے پر ہونا چاہئے۔ کیا ضرور کہ تم دبے رہو +

ہم کو دعوت دیجاتی ہے کہ اُس تنگ اور مشکل دروازہ سے داخل ہوں جس کا دربان مسیح خود ہے۔ اور حقیقی تسلی حاصل کرنے کے واسطے ضرور اُس میں داخل ہونا ہے۔ تمہارا کام صرف آنا ہے اور مسیحی مسافر کی مانند صلیب کے پاس آتے ہی تمہارا بوجھ گر جائے گا۔ کیا تم نے بوجھ سے چھٹکارا پانیکی راحت کا تجربہ حاصل کیا ہے۔ اور تنگ دروازے سے داخل ہوئے ہو جو کہ ہمیشہ کی زندگی اور آرام اور خوشی کے گھر کو لے جاتا ہے؟۔ اے عزیزو مسیح تمہارے اور میرے اور سب کے واسطے شوق سے کھڑا ہے۔ بلکہ بڑے اشتیاق سے منتظر ہے کہ تمکو ہر بوجھ سے رہا کرے۔ تاکہ بخوشی اِس آسمانی سفر میں قدم مار سکو + کیا تو تھکا ہے اور ماندہ۔ بالکل بے آرام + ایک نے کہا مجھ پاس آ۔ تب کر آرام +

دو زبان کی چڑیا

ایکدن جب میں کھڑا تھا ایک درخت سے ایک بد آواز چڑیا کی آواز آئی گویا کسی سے لڑتی اور تکرار کرتی یا گڑگڑاتی تھی میں نے مالی کو بلاکر پوچھا کہ یہہ کونسی چڑیا ہے جس کی آواز نہایت سخت اور بُری ہے اُس نے کہا کہ صاحب اُس کو بلّی چڑیا کہتے ہیں۔ تب میں نے ہنسکر مالی سے کہا کہ اُس کو صرف بلّی چڑیا نہیں بلکہ بُری چڑیا بھی کہنا چاہئے۔ دوسرے روز پھر میں اُس باغ میں سیر کرتا تھا اور ایک بڑے درخت کی بلندی پر ایک خوش آواز چڑیا کی آواز سنائی پڑی تو پھر اُس ہی مالی سے پوچھا کہ یہہ خوش آواز چڑیا کونسی ہے۔ اُس نے ہنسکر کہا کہ صاحب یہہ وہی بلّی چڑیا ہے جس کا حال آپنے کل دریافت کیا تھا جب یہہ چڑیا اپنے گھونسلے میں جو اکثر جھاڑی یا گھنے درختوں میں ہوتا ہے بیٹھتی ہے تو بدآوازی سے بولتی ہے اور جب اپنے گھونسلے سے نکلکے اونچے درختوں پر جا بیٹھتی ہے تو خوش آوازی سے زبان کھولتی ہے۔ میں اِسی دو زبان کی چڑیا کے ڈھنگ سے ملاتا ہوں تو اکثر جنس نوع انسان میں بھی اِس صفت کے آدمی پاتا ہوں کہ وہ اپنے گھر میں بال بچوں اور بھائی بہنوں کے ساتھ سختی اور کڑواہٹ کی باتیں کرتے ہیں اور جب باہر غیر لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں تو نہایت ہنسی خوشی کی باتیں کرتے ہیں۔ میرے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس کی ایسی عادت ہو تو چھوڑ دے کہ انسان کو اس چڑیا کے مشابہہ ہونا نہ چاہئے +

\+ + + + + + +

\+ + + + +

\+ + + + +

\+ + +

\+

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اول ایڈیٹوریل نوٹس

ملبس ہو جاؤ" کیا آپ اپنے آپ کو اس ابن آدم کے لباس میں سارے گناہوں سے بچا ہوا نہیں دیکھتے؟ میں امید کرتا ہوں کہ آپ کہیں کہ ہم اس کلام کو اُس کے لفظی معنے میں لیویں اور کہیں کہ چونکہ مسیح نے کوئی ناتا بیاہ نہیں کیا اس لئے ہم بھی نہ کریں۔ تو اے ناظرین کیا نتیجہ ہوگا؟ یہی کہ اگر آپ مرد ہیں تو بے جورو رہینگے اور اگر آپ عورت ہیں تو بے خاوند۔ میرے عزیزو اس میں مضایقہ ہی کیا ہے؟ اگر آپ بے جورو یا بے خاوند رہ سکتے ملی بشرطیکہ اُسی لباس بننے والے مسیح کی طرح شہوت کی آگ سے آپ محفوظ رہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہہ حالت آپ کو مبارک ہے۔ شاید اے ناظرین آپ کو خیال آوے کہ اگر اسی طرح ہر ایک مرد بے جورو اور ہر ایک عورت بے خاوند رہے تو آپ کے دل میں ہنسی یا تعجب پیدا ہوگا کہ وہ کیسی عجیب دنیا ہوگی جس میں ایسا ہو لیکن اے پیارے دوستو اگر آپ کو ایسے خیالات سے کچھ مس ہو تو میں پھر آپ سے کہتا ہوں کہ یہہ حالت بھی خدا کے نزدیک قابل افسوس نہیں ہوگی۔ اگر میں اور آپ اور وہ اور یہہ اور ہر ایک شخص تنہا رہ کر پاک زندگی گذار سکیں تو بے شک دنیا کا خاتمہ تو ہو جائیگا اور نسل انسان بالکل نہ رہیگی لیکن کیا اس فرضی حالت پر آپکو افسوس کرنا چاہیئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا یہہ حالت اگر ایسا ہو سکے ایسی دنیا کو بہشت نہ بنا دیگی۔ کیونکہ "بہشت میں نہ تو بیاہ کرتا ہوگا اور نہ بیاہ میں دینا"

آخر میں اے ناظرین آپ سے میری التماس ہے کہ کیا آپ اس ابن آدم سے ملبس ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔ شاید اے پیارے ناظرین آپ بُت پرست تو نہیں ہیں۔ آپ خدا کو ایک مانتے ہیں لیکن کیا یہہ کافی ہے؟ میری اور آپ کی طرح شیطان بھی خدا کو ایک جانتا ہے اگر آپ ایک خدا کو مانتے ہیں تو آپ کی نسبت یہی کہا جاسکتا ہے کہ آپ تو مسیح یہودی ہیں۔ کیا آپ خدا کے مسیحی نہیں بننا چاہتے ہیں؟ کیا حضرت محمد خدا کو ایک ماننے والے نہ تھے؟ لیکن کیا وجہ ہے کہ جیسا آپ نے شاید تسلیم کیا ہو آپ حضرت محمد کو پہن کر بے عیب نہیں ٹھہر سکتے؟ کیا وجہ ہے کہ باوجود ایسی اعلیٰ کامیابی اور نیک سرگرمی کے حضرت محمد کے حالات میں لوگ حرف گیری کرتے ہیں؟ کیا ہم بڑے ادب کے ساتھ یوں نہ جواب دینگے کہ حضرت محمد نے خداوند یسوع مسیح کے اُس تعلق کو جو اُسے خدا باپ کے ساتھ ہے جسمانی آنکھوں سے دیکھا اور خدا مسیح کے اُس پاک باہمی بھید کو "جس کی بابت بولنے میں آسمان کے پاک فرشتے اور ساری سماوی طاقتیں کانپتی ہیں" اور جس راز کو نہ سمجھنے کے سبب مسلمانوں کے اپنے اعتقاد کے مطابق عزازیل آسمان سے گرایا گیا۔ اُس مقدس راز کو حضرت محمد نے بیوقوفی اور ٹھوکر اور ہلاکت کا باعث کہکر بیان کیا؟ اور مسیح کے روحانی قانون کو ناقص سمجھکر اپنا قانون جاری کیا؟ اے میرے پیارے ناظرین ہم بھی غور کریں کہ ہم اس پاک بھید کے برخلاف جو ہمارے آسمانی باپ اور خداوند یسوع مسیح کے درمیان ہے کفر بولنے والے تو نہیں؟ +

"اے باپ کے ازلی محبوب بیٹے۔ تیرا کیا ہی جلال ہے کہ ہم تجھے سر سے پاؤں تک اوڑھ سکتے ہیں اور ہم پر الزام نہیں آتا حاشا وکلا۔ الزام؟ بلکہ ہم اسی سبب سے اور اسی وسیلہ سے خود خدا کے فرزندوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اے ہمارے آسمانی باپ کے بیٹے تیری تعریف ابد تک ہو۔ آمین +

بحمد اللہ الاہی رہنما ایسا ہمیں کامل + کہ جس کا پہننا کرتا ہمیں القدس شامل
یہی ہے نور حق جو تھا ازل سے باپ میں پنہاں + یہی ہے سر ہے جسکے میں سے نامیا جاہل
وہ ہادی خود ہے برخود ہے خود مقصود و مطلوب + کہ جس بن سب کی ... نہ تلقی قبل
ہے تو ہی لا ... حق تجلی تو قیامت تو + ہمیں بخش کہ مسیح سہیں تجھے ہم پوشش کامل

نوٹس

ہمارے پاس چلڈرنز سپیشل سروس مشن کے چھپے ہوئے لیفلیٹس فارسی اردو کے کے نمبر (۳ سے ۴۰ تک) اور تیز چھپے نمبر (۲۵ تا ۴۲) کی کاپیاں موجود ہیں اور ہم اُن کو یکمشت یا ماہواری مفت بھیجینگے اگر سالم سو کاپی کیلئے سر کے حساب سے محصول بھیجے۔

المشتہر۔ ایف۔ ایچ۔ ہرنگ سکرٹری۔

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...... [illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ...... [illegible]
بغیر ضمیمہ ...... [illegible]

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹران چیف و منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ ویلی کے اہتمام سے چھپا